تعمیری سوچ وفکر

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

تعمیری سوچ وفکر کی اَہمیت

عزیزانِ محترم! تخلیقی وتعمیری فکر وسوچ خدا کی نعمت ہے، اب اس سے انسان کوئی بھی عمل کرے، کچھ بھی تخلیق کرے، کچھ بھی تعمیر کرے، اگر وہ مخلوقِ خدا کی مادّی ورُوحانی بقااور رِفعتِ شُعور کے لیے ہے، ان کی زندگی کو سکون دینے کے لیے ہے، تو وہ کبھی ان اِیجادات پر گھمنڈ نہیں کرتا، فرعون یا قارُون نہیں بن جاتا، کہ تمام نعمتیں حاصل کرکے اس پر سانپ بن کر بیٹھ جائے۔ انسان صرف خدا کی نعمتوں یا وسائل کو جوڑ کر خدا کی دی ہوئی فکر سے جدّت پیدا کرتا ہے، ان تخلیقات پر کسی بھی طرح اِترانا تکبّر وخود پسندی کی علامت ہے۔ انسان کو اِرتقاء کی کوششوں میں تخلیقی وتعمیری سوچ وفکر وعمل کے ذریعے

بیداری پیدا کرنا چاہیے، اور ان کوششوں میں جب وہ خود کو مُعاشرے میں گم کر دیتا ہے، یعنی اس اِرتقائی سفر کا رہنما بن کر اپنی تمام صلاحیتیں صرف کرتا ہے، تب اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔

فکر کیا ہے؟

برادرانِ اسلام! اسلام ایک زندہ دین و مذہب ہے، جو فَرد کو کائناتی شُعور کے ساتھ ساتھ اِنفرادی شُعور بھی عطا کرتا ہے، اس پر سے غفلت اور زنگ کی چادریں اُتارتا ہے، اور اسے خود اس کی شناخت کراتا ہے، اس کے اندر جو قوتیں اور استعدادیں اور قابلیتیں ماحول کے سبب سو جاتی ہے اسے جگاتا ہے، اسلام ایک فکری علمی مکتب ہے، جو انسان کو اپنے ہم جنس لوگوں کے ساتھ جینا سکھاتا ہے، اسی شُعور، عقل اور فکر کی اَہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید میں ۴۹ مقامات پر غور و فکر کی دعوت دی، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿اعْلَمُوا أَنَّ اللهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾[1] "جان لو کہ اللہ تعالی زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مَرنے کے بعد، بے شک ہم نے تمھارے لیے نشانیاں بیان فرما دیں تاکہ تمہیں سمجھ آجائے"، آیت کا آخری حصہ پڑھ کر ایک صاحبِ فکر انسان یکدم چونک جاتا ہے، کہ عقل و شُعور کے استعمال پر خالقِ کائنات نے کس قدر زور دیا ہے۔

(۱) پ: ۲۷، الحدید: ۱۷.

مزید فرمایا: ﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِأُولِي النُّهَى﴾[1] "یقیناً اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو"، مفسّرینِ کرام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "أَيْ: لَدَلاَلاَتٍ لِذَوِي الْعُقُولِ السَّلِيمَةِ المسْتَقِيمَةِ"[2]، "جن کی عقلیں صحیح سالم ہیں ان کے لیے (قدرت کی یہ نشانیاں) دلیل ہیں"۔

جو لوگ قدرت کی بیان کردہ نشانیوں میں غور وفکر کرتے ہیں، ان سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾[3] "وہی رب ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں لنگر اور نہریں بنائیں، اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو ۲ دو ۲ طرح کے بنائے، رات سے دن کو چھپالیتا ہے، بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کو!"۔

---

(١) پ: ١٦، طه: ٥٤.

(٢) "تفسير ابن كثير" سورة طه، تحت الآية: ٥٤، ٣/ ١٦٠.

(٣) پ: ١٣، الرعد: ٣.

ایسی کئی آیاتِ قرآنیہ ہیں جن میں اللہ تعالی نے صاحبانِ عقل وشُعور کو تفصیل کے ساتھ دعوتِ فکر دی، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾(١) "ہم یونہی آیتیں مفصَّل بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لیے"۔

انبیاء ورُسُل کو اس دنیائے فانی میں بھیجے کا مقصد

جانِ برادر! اللہ تعالی نے اس دنیائے فانی میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو بھیجا، لوگوں کو سمجھانے اور انہیں سیدھی راہ پر چلانے کے لیے، تمام انبیاء کی تبلیغ کا بنیادی رُکن یہی تھا کہ وہ امّت کو عقل وشعور کی طرف راغب کریں، اور عقل وشعور استعمال کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وَحدانیت کا اِقرار کریں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا اپنی قوم کو عقل وشعور کی دعوت دینے کو اس طرح بیان فرمایا: ﴿أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾(٢) "کیا تمہیں عقل نہیں"، سیّدنا موسی عَلَیْہِ السَّلَام کا اپنی قَوم کو نظامِ کائنات میں غور وفکر کی دعوت دینے کو قرآن مجید میں اس طرح بیان فرمایا: ﴿رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ﴾(٣) "وہ رب ہے مشرق اور مغرب کا، اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اگر تمہیں عقل ہو"۔

---

(١) پ: ١١، يونس: ٢٤.

(٢) پ: ١٧، الأنبياء: ٦٧.

(٣) پ: ١٩، الشعراء: ٢٨.

غور وفکر پر حَوصلہ اَفزائی

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! مصطفی کریم ﷺ کی سیرتِ مطہّرہ پر نظر ڈالی جائے تو ہمیں اس بات علم ہوتا ہے، کہ حضورِ اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو غور وفکر کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ، انہیں سوچنے اور درپیش مسائل کے حل میں باہم مشورہ اور غور وفکر کرتے رہنے پر ان کی حَوصلہ افزائی بھی فرماتے؛ کیونکہ مشاوَرت ایک پکی ہوئی کھیتی کی مانند ہے، جب اس میں مختلف سوچ کے حامل ذہن اور عقلیں ملتی ہیں تو ایک نئی سوچ وفکر جنم لیتی ہے۔

رحمتِ عالمیان ﷺ نے باہم مشاوَرت کی تاکید کرتے ہوئے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ارشاد فرمایا: «أَشِيرُوا عَلَيَّ»(۱) "مجھے مشورہ دو!"۔

اسی طرح پیچیدہ ومشکل مسائل کے حل کی طرف اپنی تمام صلاحتیوں کو برُوئے کار لانے کی تاکید فرماتے، اور اس عمل کے انجام دینے پر حوصلہ افزائی بھی فرماتے، اور اس کوشش کی پختگی پر حاصل ہونے والی فکر وسوچ پر آخرت میں اجر وثواب کا مژدہ بھی سناتے، اگر یہ غور وفکر درست سمت کی جانب ہو تو اس کے لیے دو ۲ اجر، اور اگر درست سمت کی حامل نہ ہو تب بھی اس کوشش کے کرنے پر ایک اجر ضرور ملے گا، جیسا کہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ، فَلَهُ أَجْرَانِ، فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ، فَلَهُ

---

(۱) "صحيح البخاري" تفسير القرآن، ر: ٤٧٥٧، صـ٨٣٣.

أَجْرٌ»[1] "درست کوشش کی تو اس کے لیے دو ۲ اجر، کوشش کا نتیجہ درست نہ ہو تو بھی اس کے لیے ایک اجر ہے"۔

غور فکر کیوں ضروری ہے؟

عزیزانِ مَن! صاحبانِ عقل وشعور پر دوسروں سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے؛ کہ وہ مُعاشرہ میں شعور کی بقا اور فکری رِفعت کے لیے محنت کرے، صلاحیتیں بیدار کرے، ان میں تخلیقی وشعوری فکر وعمل کو بیدار کرے، ہر وہ شَے جو مادّی ورُوحانی بقا کے لیے اَہم ہے، اس میں اپنا کردار ادا کرے۔ صاحبِ عقل وشعور کائنات اور اس کے تخلیقی وتعمیری عمل کا رُوحِ رواں ہوا کرتا ہے، انسان کی فکری وشعوری بقا مادّی بقا سے زیادہ اَہم ہے، جس طرح کسی مسکین کو کھانا کھلانا کسی پیٹ بھرے کی دعوت سے بہتر اور اَہم ہے، جس طرح کشتی چلانے کے لیے پانی اشد ضروری ہے، اسی طرح اس مادّی کائنات کی بقا کے لیے، مصائب ومشکلات سے پاک رہنے اور زندگی کی کشتی کو چلانے کے لیے علم، شعور، فکر کی ضرورت ہے۔

انسان کا مادّی وُجود پانی وغذا کے بغیر ممکن نہیں، اسی طرح انسان کی فکر وشعوری بقا علم کے بغیر ناممکن ہے۔ علم ہی انسان کو اس فکری وشعوری ملکوت میں پہنچاتا ہے، جہاں وہ خدا کا خلیفہ کہلاتا ہے، اس نعمتِ ہدایت کے ساتھ جب وہ خالق کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے، تو مخلوق خدا کے خوش ہونے کے ساتھ خالق بھی اسے شفیعِ بہشت بنا دیتا ہے۔

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الاعتصام بالكتاب...، ر: ۷۳۵۲، صـ۱۲٦٤.

غور وفکر کا دائرۂ کار

رفیقانِ گرامی قدر! جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ دینِ اسلام آفاقی دین ہے، اس دینِ حنیف نے ہمیں صرف عبادات ومُعاملات میں ہی غور وفکر کی ترغیب نہیں دی، بلکہ ہمیں کائنات کی ہر چیز میں غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے، چاہے وہ علوم شرعیہ ہوں یا طبیعیہ (سائنسی علوم)، اللہ تعالی انسان کو ہر اُس میدان میں سوچنے سمجھنے کا حکم دیتا ہے، جہاں خلقِ خدا کی بہتری کارفرما ہو، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ * وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ * وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ * وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ﴾[1] "تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے، اور آسمان کو کیسا اونچا کیا گیا ہے، اور پہاڑ کیسے قائم کیے گئے ہیں، اور زمین کیسے بچھائی گئی ہے"۔

اسی طرح ہمیں اپنی ذات میں بھی غور وفکر کا حکم دیا گیا ہے، جس کے ذریعہ ہم کائنات کے اَسرار ورُموز سے واقف ہوسکیں، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ﴾[2] "تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ اسے کس چیز سے بنایا گیا ہے"، مفسّرینِ کرام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "يَعْنِي نَظر تَفكُّرٍ وَاعْتِبَارٍ"[3] "یعنی خُوب غور وفکر کرے"۔

---

(۱) پ: ۳۰، الغاشية: ۱۷-۲۰.

(۲) پ: ۳۰، الطارق: ۵.

(۳) "تفسير الخازن" الطارق، ٤/ ۳۹٥.

غور وفکر کے ثمرات

حضراتِ محترم! غور وفکر کرنے کے کثیر فوائد ہیں، لہٰذا انسان کو چاہیے کہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں غور وفکر کرتا رہے، چاہے ان کا تعلق اُمورِ دِینیّہ سے ہو یا طبیعیّہ سے، عبادات سے ہو یا مُعاملات سے، کاروبار و تجارت سے ہو یا اُمورِ خانہ داری سے، خاندانی اُمور ہوں یا برادری کے اُمور، مملکتی اُمور ہوں یا مُعاشرتی اُمور، اسی طرح اپنے ذاتی اُمور میں، ان میں موجود خامیوں، کوتاہیوں اور خرابیوں کو دُور کرے، اور بہتر سے بہتر کی کوشش میں مصروفِ عمل رہے۔

اے اللہ! ہمیں مثبت، تعمیری و تخلیقی سوچ کا حامل بنا، مخلوقِ خدا کی حاجت رَوائی کے لیے کاربند رہنے کی توفیق عطا فرما، عملِ صالح کی توفیقِ رفیق عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی

حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.